151059 ـ اگر خاوند اپنی بیوی کو کہے اگر تم اس کلام سے میرے والد کو مراد لے رہی ہو تو تم میرے لیے لازم نہیں کیا ان الفاظ سے طلاق واقع ہو جائیگی

سوال

میں نوجوان ہوں اور میرا عقد نکاح ہو چکا ہے لیکن رخصتی نہیں ہوئی، آج میرا اپنے خاوند سے جھگڑا ہوا کیونکہ وہ اس نے وہ فلیٹ فروخت کرنے کی تجویز پیش کی تھی جس میں ہماری شادی ہونی تھی، کیونکہ ابھی وہ تیار نہیں ہوا، وہ اسے فروخت کر کے کوئی اور خریدنا چاہتا ہے.
لیکن جب میں نے اس سے یہ کہا کہ وہ اس کے بارہ میں میرے والد کو بتائے تو اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، اور اس نے ایسے طریقہ سے بات کی جو اس کے خیال کے مطابق عام سی ہے، لیکن میرے خیال میں وہ میرے والد کی توہین کا باعث ہے.
تو میں نے اس سے کہا: مجھے اللہ کی ہی کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے، جس نے آپ کے ذہن میں فلیٹ فروخت کرنے کی سوچ ڈالی ہے اس سے اللہ ہی کافی ہے، صراحت سے کہتی ہوں کہ میرا مقصد اس کی والدہ تھی، لیکن اس نے اس بات کو اپنے والد کے بارہ میں لیا اور مجھے کہنے لگا:
والد صاحب تو فلیٹ فروخت کرنے کے مخالف ہیں میں نے اسے کہا: میری مراد آپ کے والد نہیں ہیں، تو وہ کہنا لگا: اگر تم اس سے مراد میرا والد لے رہی ہو تو تم میرے لیے لازم نہیں، یہ بات اس وقت ہوئی جب ہم باہر نکل رہے تھے، ہم نے اپنا باہر جانے کا پروگرام مکمل کیا اور جب میں نے اسے ڈانٹا تو وہ مجھے کہنے لگا:
تم یہ سوچ رہی ہو کہ ممکن ہے تم میرے گھر والوں میں سے کسی کو مراد لو اور میں خاموش رہوں ؟
یہ مت سوچو، یہ مت سوچو، اگر یہ بات تم میرے لیے لازم نہیں ہو تکرار کے ساتھ ہو کیا اس سے طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں ؟
برائے مہربانی مجھے کوئی نصیحت فرمائیں، کیونکہ ہم دونوں ہی متعصب قسم کے افراد ہیں، اور ایک دوسرے کو نہیں چھوڑتے، میں جانتی ہوں کہ میں غلطی پر ہوں لیکن اس نے مجھے ایسا کرنے کا موقع دیا ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مذکورہ الفاظ طلاق کے صریح الفاظ میں شامل نہیں ہوتے؛ بلکہ یہ طلاق کے کنایہ میں شامل ہوتا ہے، اور اس میں خاوند کی نیت اور مراد کو دیکھا جائیگا کہ اگر اس نے ان الفاظ سے طلاق مراد لی ہے تو پھر طلاق ہو گی.

لیکن اگر اس سے اس نے طلاق بھی مراد لی ہو تو بھی یہ طلاق اس شرط پر معلق ہو گی جو اس نے ذکر کی ہے، کہ تم نے اپنی کلام سے اس کے والد کو مراد لیا ہے.

اور اگر وہ ان الفاظ سے آپ کو طلاق دینا مراد نہیں لے رہا تو پھر یہ طلاق نہیں ہے؛ کیونکہ طلاق کے کنایہ والے الفاظ سے اس وقت تك طلاق واقع نہیں ہوتی جب تك ان الفاظ سے خاوند طلاق مراد نہ لے.

اور اسی طرح اگر وہ ان الفاظ سے طلاق تو مراد لے رہا ہو لیکن اس نے اسے کسی شرط پر معلق کر دیا ہو تو بھی اس وقت طلاق واقع نہیں ہوگی جب تك وہ شرط نہ پائی جائے واقع تو یہی لگتا ہے کہ آپ نے اس کی والدہ مراد لی تھی نہ کہ والد اس لیے یہ طلاق نہیں ہو گی.

لیکن اگر اس نے دوسری بار آپ کو یہ کہا ہو کہ:

اگر تم نے اس سے میرے گھر کا کوئی فرد مراد لیا ہے جیسا کہ پہلی بار کہا تھا، یا پھر اس طرح کا کوئی اور طلاق کے کنایہ والا لفظ بولا تو پھر جو شرط رکھی گئی تھی وہ پوری ہو جائیگی جس پر اس نے طلاق کو معلق کیا تھا.

اس طرح اس مسئلہ میں اسی طرح کہا جائیگا کہ اگر اس نے طلاق کی نیت کی تھی اور شرط بھی پوری ہو گئی تو طلاق واقع ہو جائیگی، اور اگر اس نے ان الفاظ سے طلاق مراد نہیں لی تو پھر طلاق واقع نہیں ہو گی.

اور اگر آپ کو اس میں شك ہو کہ اس نے کوئی ایسا لفظ بولا ہے جو طلاق کا متقاضی ہے یا نہیں؛ تو پھر اصل میں نکاح باقی ہے کیونکہ شك سے طلاق واقع نہیں ہوتی بلکہ یقین کے ساتھ ہی ہوگی.

یہ جاننا ضروری ہے کہ اگر مرد اپنی بیوی کو دخول اور رخصتی سے قبل طلاق دے دیتا ہے تو اس میں رجوع نہیں ہے بلکہ یہ طلاق بائن ہو گی، لیکن اس میں نیا نکاح ہو سکتا ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (22850) اور (126292) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

دوم:

اللہ کی بندی: آپ کو علم ہونا چاہیے کہ گھر کی اصلاح ایك ہی مرد کے ساتھ ہو سکتی ہے؛ اس لیے اگر آپ اپنے خاوند کے ساتھ اس اعتبار سے معاملات کرتی ہیں کہ جو حقوق خاوند کو حاصل ہیں وہی سب حقوق آپ کو بھی حاصل ہیں اور آپ اس پر نگران ہیں جس طرح وہ آپ کا نگران اور ذمہ دار ہے، تو پھر آپ اپنی ازدواجی زندگی کو خطرہ میں ڈال رہی ہیں اور آپ اپنے گھر اور رہائش کو قربانی بنا رہی ہیں.

جی ہاں آپ کے اپنے خاوند پر حقوق ضرور ہیں؛ لیکن آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ آپ کے لیے کچھ حدیں مقرر ہیں

اس لیے آپ ان حدود سے تجاوز مت کریں.

اور یہ جان رکھیں کہ گھر میں نگران اور ذمہ دار اور حاکم تو صرف مرد اور خاوند کو حاصل ہے، اس لیے آپ اسے اپنے خاوند سے چھیننے کی کوشش مت کریں اور اس میں اس سے جھگڑا مت کریں.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ان (بیویوں) کے بھی اسی طرح اچھے طریقہ سے حقوق ہیں جس طرح ان کے اوپر (خاوندوں کے) حقوق ہیں .

یعنی عورتوں کو اپنے خاوندوں پر بالکل اسی طرح حقوق اور لوازم حاصل ہیں جس طرح خاوند کے اپنی بیویوں پر مستحب اور لازم حقوق ہیں.

خاوند اور بیوی کے حقوق کا مرجع معروف یعنی اچھے طریقہ سے ہے: یعنی اس علاقے اور ملك میں جو عادات رائج ہیں اور وقت کے مطابق ہیں اور شریعت کے متصادم نہیں، اور یہ اوقات اور جگہوں اور حالات اور اشخاص اور عادات کے مختلف ہونے سے مختلف ہونگے.

اس میں یہ دلیل پائی جاتی ہے کہ نان و نفقہ اور لباس اور معاشرت و رہائش میں اور اسی طرح مباشرت و ہم بستری میں بھی یہ سب کچھ معروف یعنی اچھے طریقہ کی طرف پلٹےگا، عقد مطلق کا موجب یعنی مطلق عقد نکاح سے یہی واجب ہوتا ہے.

لیکن اگر عقد نکاح مطلق نہیں بلکہ مشروط ہے تو پھر ان دونوں کو وہ شروط پوری کرنا ہونگی، لیکن ایسی شرط جو کسی حرام کو حلال کرنے یا پھر کسی حلال کو حرام کرنے والی ہو تو وہ شرط پوری نہیں ہوگی.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور مردوں کو ان (عورتوں) پر فضیلت اور درجہ حاصل ہے .

یعنی مردوں کو عورتوں پر رفعت و ریاست اور بادشاہی حاصل ہے، اور ان پر انہیں زیادہ حق حاصل ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ایك کود وسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں . انتہی

دیکھیں: تفسیر السعدی (101).

اس لیے آپ دونوں میں معاملات مشورہ کے ساتھ ہوں اور آپ دونوں جو بھی کام کرنے لگے آپس میں مشورہ کریں، اور آپس میں بات چیت کریں اور اس میں ایک دوسرے کے ساتھ نرم رویہ اور شفقت قائم رکھیں.

اس لیے اگر آپ دیکھیں کہ خاوند غصہ میں آ گیا ہے تو آپ اس کے ساتھ اس مسئلہ میں مذاکرات مت کریں، اور شیطان کی مدد مت کریں، اور آپ اس سے بات کر کے اپنے آپ کو کا مد مقابل مت ثابت کریں، یا پھر اپنے آپ کو اس پر حاکم مت بنائیں.

اگر آپ اس نقص اور کمی پر قابو پا سکتی ہوں جو آپ میں پائی جاتی ہے تو پھر آپ ایسا ضرور کریں، اور اپنے کچھ حق کو اپنے خاوند کے حق میں چھوڑ دیں اور اس سے دستبردار ہو جائیں.

اور جو آپ کو غصہ میں لا رہی ہے اس پر صبر و تحمل سے کام لیں، اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم والا ادب اختیار کریں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کے وصیت طلب کرنے پر فرمایا تھا:

صحابی نے عرض کیا: مجھے کوئی وصیت فرمائیں ؟!

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم غصہ مت کیا کرو "

اس صحابی نے کئی بار یہی الفاظ دھرائے : مجھے کوئی وصیت فرمائیں :

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار یہی فرمایا:

" غصہ مت کیا کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6116).

ہم آپ سے اس لیے مخاطب ہوئے ہیں کہ آپ نے ہم سے سوال کیا اور مسئلہ دریافت کیا ہے؛ اگر وہ یعنی آپ کا خاوند ہم سے دریافت کرتا تو ہم اس کے ساتھ بات چیت کسی اور طرح سے کرتے.

اور آپ نے جو تیزی بیان کی ہے اور اپنے خاوند کا تصور پیش کیا ہے، اور اس کا حساس ہونا بیان کیا ہے کہ اس کے گھروالوں کے بارہ میں کوئی بھی کلمہ صادر ہو تو وہ غضبناک ہو جاتا ہے، یا پھر آپ سے کوئی تصرف ہو تو بھی.

یہ پریشان کن معاملہ ہے، اور آپ دونوں کے مستقبل کے لیے بھی پریشانی کا باعث ہے، اس سے آپ کو ابھی سے

اس کا حل تلاش کرنا چاہیے، کہ کہیں شادی یعنی رخصتی ہو جانے کے بعد یہ شادی ناکام ہو کر خاندان ہی تباہ نہ ہو جائے، کہ غصہ کی حالت میں آ کر گھر کو ہی تباہ نہ کر بیٹھیں.

اس کے علاوہ بھی ہم یہ دیکھتے ہیں آپ دونوں کا آپس میں اس طرح کے اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہمارے خیال کے مطابق تو مستقبل میں بھی مستقل امن و سلامتی کا مظہر نہیں یہ خطرات کا پیش خیمہ ہے، اور آپ کی ازدواجی زندگی مستقل طور پر نہیں چل سکےگی.

اس لیے آپ اپنے اور خاوند کے معاملہ میں غور و فکر کریں اور آپ دونوں کسی ایک رائے پر جمع ہو جائیں تا کہ اپنی اصلاح کریں اور اپنے گھر کو تباہ ہونے سے محفوظ کر سکیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جن سے وہ راضی ہوتا ہے اور جنہیں پسند فرماتا ہے، اور آپ دونوں کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم .